

## عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

میسرز سن ایکسپورٹ کارپوریشن بمبئی

بنام۔

کلکٹر آف کسٹمز، بمبئی اور دیگر

7 جولائی 1997

ایس۔سی۔سین، کے۔وینکٹاسوامی اور وی۔این۔کھرے، جسٹسز

کسٹمز ٹیرف ایکٹ، 1975-عنوان 29:01/45(17)r/w مرکزی ایکسائز ٹیرف ایکٹ کا  
آئٹم 68-نوٹیفیکیشن 234/82-سی ای مورخہ 1-11-82-لاگو-جانوروں کے چارے کا ضمیمہ-کیا  
استثنیٰ نوٹیفیکیشن مورخہ 1-11-82-کے تحت آتا ہے، منعقد، ہاں۔

قوانین کی تشریح-ٹیکس کے معاملات-تشریح کا قاعدہ جب دونظریات ممکن ہوں-منعقد، ٹیکس  
دہندہ کو ترجیح دینے کے لیے سازگار نظریہ۔

نظریں-داخلہ کے مرحلے پر معالے کو مسترد کرنے کا قانون-آیا اس پر پابند مثال کے طور پر بھروسہ  
کیا جاسکتا ہے-منعقد، نہیں۔

اپیل کنندہ کارپوریشن نے وٹامن اے ڈی-3 مکس (فیڈ گریڈ) کے پری مکس کی کھیپ درآمد کی جن  
کا کسٹمز ٹیرف ایکٹ 1975 کے عنوان 29:01/45(17) کے تحت ڈیوٹی کا تخمینہ سنٹرل ایکسائز ٹیرف  
ایکٹ کی آئٹم 68 کے تحت لگایا گیا تھا۔ کارپوریشن کا دعویٰ کہ درآمد شدہ سامان آئٹم 23:01/07  
:ایپیٹل فیڈ کے طور پر اور نوٹیفیکیشن 234/82-CE مورخہ 1-11-82 کے تحت درجہ بندی کے قابل تھا،  
ان ایشیا کو ڈیوٹی کے محصولات سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اپیل میں ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ درآمد شدہ سامان  
عنوان 29:01/45(17) کے تحت آتا ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ کارپوریشن استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے فائدے کا  
حقدار نہیں تھا کیونکہ نوٹیفیکیشن کے تحت مستثنیٰ ہونے کے اہل ہونے کے لیے جانوروں کے چارے کے ضمیمہ خود  
'جانوروں کے چارے' نہیں تھے۔ یہ اپیلیں ٹریبونل کے حکم کے خلاف دائر کی گئی تھیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1. درآمد شدہ سامان وٹامن اے ڈی-3 (فیڈ گریڈ) کا پری مکس تھا جو دواؤں کے

استعمال کے لیے نہیں تھا۔ یہ جانوروں کی خوراک کا ضمیمہ تھا، اس لیے جانوروں کی خوراک تھی۔ اسٹنٹی کے نوٹیفیکیشن میں 1984 کے ایک اور نوٹیفیکیشن نمبر 6 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے جس کے نتیجے میں آسٹم اینیمل فیڈ کو اب اینیمل فیڈ، اینیمل فیڈ سپلیمنٹس اور اینیمل فیڈ کنسنٹریٹس سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ ترمیم فطرت میں وضاحتی ہے اور وہ مصنوعات جو جانوروں کے چارے کی تکمیل کرتی ہیں وہ بھی عام اصطلاح 'جانوروں کے چارے' کے تحت آتی ہیں۔ اپیل گزاروں کے ذریعے درآمد کردہ سامان نوٹیفیکیشن نمبر 234/82 کے تحت چھوٹ کے اہل تھے۔ اپیل گزاروں کو رقم واپسی کا حقدار ٹھہرایا گیا (439-سی؛ ایچ؛ 441 ڈی)۔

1.2. اگرچہ ٹریبونل کے اس مخالف نظریے کو اس عدالت میں چیلنج کیا گیا تھا جسے داخلے کے مرحلے پر محدود طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ داخلے کے مرحلے پر برطرفی پر پابند مثال کے طور پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا (441 اے)۔

2. ٹیکس کے معاملات میں، یہاں تک کہ جب دو نظریات ممکن ہوں، کہ ٹیکس دہندہ کے لیے سازگار کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ (441-بی)

مفتال انڈسٹریز لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا (1997) 89 ای ایل ٹی 247 ایس سی، پر انحصار کیا۔

سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر، چندری گڑھ بنام پنجاب بون ملز، (اپیل نمبر C-615/85 کے ساتھ E/cross/64/1988) اور میسرز ریز ایگرو پیٹ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام۔ سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر، بمبئی، (1984) 16 ای ایل ٹی 467، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 4897-4991۔

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول)، اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے او نمبر 173-177/89 میں اپیل نمبر سی/465 سے لے کر 468/84 اور آف 1474-1986-سی کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ریش سنگھ، بینا گپتا، راکھی رے اور ٹی۔ سدھا۔

جواب دہندگان کی طرف سے کے۔ این۔ بھٹ، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، کے۔ کے۔ پائل اور وی۔ کے۔ ورما۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کے وینکٹا سوامی، جسٹس۔ اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ قانون کا سوال بھی ان تمام اپیلوں میں

مشترک ہے۔ اس وجہ سے، کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل نئی دہلی، (جسے اس کے بعد 'ٹریبونل' کہا گیا ہے) نے ایک مشترکہ حکم کے ذریعے اپیلوں کو نمٹا دیا ہے۔ لہذا، ان اپیلوں کو اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جاتا ہے۔

ان اپیلوں کو دائر کرنے کی طرف لے جانے والے مختصر حقائق درج ذیل ہیں:

اپیلٹ کارپوریشن نے بمبئی میں سامان کی چھ کھیپ (وٹامن اے ڈی-3 مکس (فیڈ گریڈ) کاپری مکس) اور کلکتہ میں اسی طرح کے سامان کی سات کھیپ درآمد کیں۔ ان کھیپوں کا جائزہ کسٹمز ٹیرف ایکٹ 1975 کے عنوان (17) 29:01/45 کے تحت ڈیوٹی کا تخمینہ سنٹرل ایکسائز ٹیرف ایکٹ کی آئٹم 68 کے تحت لگایا گیا تھا۔ کارپوریشن نے ڈیوٹی ادا کی۔ بعد میں اس نے کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی کے طور پر ادا کی گئی ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ درآمد شدہ سامان آئٹم 23:01/07 اینیمل فیڈ کے طور پر اور نوٹیفیکیشن CE-234/82 مورخہ 1.11.82 کے تحت درجہ بندی کے قابل تھے 'ان سامانوں کو ڈیوٹی عائد کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، اس طرح کی درآمدات پر ادا کردہ کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی/اضافی ڈیوٹی کی واپسی کے لیے درخواستیں دائر کی گئیں۔ متعلقہ اسٹنٹ کلکٹر (ریفرنڈز) نے اپیل کنندہ کے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ درآمد شدہ سامان مرکزی ایکسائز ٹیرف کے آئٹم 68 کے ساتھ پڑھے جانے والے کسٹمز ٹیرف ایکٹ کے اس وقت کے موجودہ پہلے گوشوارہ کے عنوان (17) 29:01/45 کے تحت ڈیوٹی کے قابل تھے اور اس وجہ سے، 1.11.82 کا استثنیٰ نوٹیفیکیشن کارپوریشن کے لیے کوئی فائدہ مند نہیں تھا۔

رقم واپسی کی درخواستوں کے مسترد ہونے سے ناراض اپیل کنندہ نے علیحدہ اپیلوں کو ترجیح دی، ایک سیٹ کلکٹر آف کسٹمز (اپیلز)، بمبئی کے سامنے، و دیگر سیٹ کلکٹر آف کسٹمز (اپیلز)، کلکتہ کے سامنے۔ بمبئی میں اپیلٹ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کے دعوے کو قبول کر لیا اور اس راحت کو منظور کر لیا کہ درآمد شدہ سامان 'اینیمل فیڈ ایڈیٹیوز' کی نوعیت کا تھا اور اس طرح عنوان 23:01/07 کے تحت آتا ہے تاہم کلکتہ میں اپیلٹ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا اور اسٹنٹ کلکٹر (ریفرنڈز) کے نقطہ نظر کو قبول کرتے ہوئے اپیل کو مسترد کر دیا۔

کلکتہ میں اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ نے ٹریبونل کے سامنے اپیل کو ترجیح دی اور ریونیو نے بمبئی میں اپیلٹ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف ٹریبونل کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

ٹریبونل نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ درآمد شدہ سامان کسٹمز ٹیرف ایکٹ کے عنوان (17) 29:01/45 کے تحت آتا ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے دعویٰ کردہ چھوٹ کے سوال پر اختلاف

کیا۔ اقلیتی نظریہ یہ تھا کہ اپیل کنندہ اپیل کنندہ کی طرف سے دعویٰ کردہ چھوٹ کے فائدے کا حقدار تھا، جبکہ اکثریت نے اس کے برعکس فیصلہ دیا۔

ٹریبونل کے مشترکہ حکم سے ناراض ہو کر، ان اپیلوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کا رپوریشن کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل جناب رمیش سنگھ نے ٹریبونل کے اقلیتی نظریے کی حمایت کرتے ہوئے گلینڈیا لمیٹڈ بنام بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ یونین آف انڈیا، (1988) 36 ای۔ ایل۔ ٹی۔ 479 جس میں ایک ایسا ہی سوال غور کے لیے اٹھایا گیا اور فاضل واحد جج نے ٹیکس دہندہ کے لیے سازگار نظریہ اختیار کیا۔ دوسرے لفظوں میں، فاضل جج نے فیصلہ دیا کہ 'ایپیل فیڈ سلیمینٹس' اسٹینی نوٹیفیکیشن نمبر 55/75CE کے دائرہ کار میں آئیں گے جو زیر غور ہے۔

دوسری طرف فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، مسٹر کے این بھٹ نے ٹریبونل کے اکثریتی نظریے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ٹریبونل کی طرف سے لیے گئے اسی طرح کے نظریے کو اس عدالت میں اپیل میں چیلنج کیا گیا تھا جسے داخلے کے مرحلے پر محدود طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اکثریت کا نظریہ درست تھا۔

حریف پیشکشوں کی تعریف کرنے کے لیے، متعلقہ ٹیرف آئٹمز کے ساتھ ساتھ اسٹینی نوٹیفیکیشن کے متعلقہ حصے کا تعین کرنا ضروری ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

23.01/07 کھانے کی صنعتوں کی باقیات اور فضلہ (مثال کے طور پر، غیر خوردنی گوشت یا مچھلی کا آٹا یا کھانا)، پینے کی باقیات، چینی کا فضلہ، شراب بنانا اور آستین سازی اور اسٹارچ کی صنعتیں؛ تیل کیک اور دیگر 60 فیصد باقیات تیل نکالنے سے (سوائے ڈریگ کے) جانوروں کی خوراک کے لیے استعمال ہونے والی سبزیوں کی اصل کی مصنوعات، جو کہیں اور مخصوص یا شامل نہیں ہیں؛ میٹھا چارہ اور دیگر تیار شدہ جانوروں کا چارہ۔

20.01/45 نامیاتی مرکبات بشمول اینٹی بائیوٹکس، ہارمونز سلفا ڈرگس، وٹامنز اور دیگر مصنوعات جن کی وضاحت اس باب کے نوٹ 1 اور 2 میں کی گئی ہے۔

94% 100% 17. وٹامن

متعلقہ استثنیٰ کے نوٹیفکیشن 234/82 مورخہ 1.11.82 درج ذیل ہیں:

بعض مخصوص ایشیا کوچھوٹ۔ سنٹرل ایکسائزرولز، 1944 کے قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدے (ا) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اور وزارت خزانہ (محکمہ محصول) نمبر۔ 104/82- سنٹرل ایکسائز، مورخہ 28 فروری، 1982 میں حکومت بھارت کے نوٹیفکیشن کو ختم کرتے ہوئے، مرکزی حکومت اس طرح مرکزی ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 (ا آف 1944) کے پہلے گوشوارہ کے آٹم نمبر 68 کے تحت منسلک اور اس کے تحت آنے والے گوشوارہ میں بیان کردہ سامان کو اس کے تحت واجب الادا ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 3۔

10. مرکب لائیواسٹاک فیڈ سمیت جانوروں کا کھانا۔

اس نوٹیفکیشن میں بعد میں نئی شق (10) لا کر ترمیم کی گئی، جو مندرجہ ذیل ہے:

"سنٹرل ایکسائزرولز، 1944 کے قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدہ (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی حکومت اس طرح وزارت خزانہ (محکمہ محصول) نمبر 234/82 سنٹرل ایکسائز، مورخہ 1 نومبر 1982 میں حکومت بھارت کے نوٹیفکیشن میں درج ذیل مزید ترمیم کرتی ہے یعنی: مذکورہ نوٹیفکیشن میں:

(a) گوشوارہ میں، سیریل نمبر 10 اور اس سے متعلق اندراج کے لیے، درج ذیل سیریل نمبر اور اندراج کو تبدیل کیا جائے گا، یعنی:

10. "جانوروں کی خوراک بشمول مرکب لائیواسٹاک فیڈ، جانوروں کی خوراک کے سپلیمنٹس اور جانوروں کی خوراک پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔

(b) وضاحت کو وضاحت کے طور پر شمار کیا جائے گا، اور وضاحت کے بعد جیسا کہ اس طرح شمار کیا گیا ہے، مندرجہ ذیل وضاحت داخل کی جائے گی، یعنی:

'وضاحت II- اس نوٹیفکیشن کے مقصد کے لیے، اظہار-(i) "اینیمل فیڈ سپلیمنٹس" کا مطلب ایک جزویا اجزاء کا مجموعہ ہے، جو کسی مخصوص ضرورت کو پورا کرنے کے لیے بنیادی فیڈ مکس یا اس کے حصوں میں شامل کیا جاتا ہے، جو عام طور پر مائیکرو مقدار میں استعمال ہوتا ہے اور احتیاط سے سنبھالنا اور اختلاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ii) "اینیمل فیڈ کنسنٹریٹس" کا مطلب ہے ایک فیڈ جس کا مقصد دوسرے چارہ اجزاء کے ساتھ حل ہونا ہے تاکہ مکمل فیڈ زیادہ سے زیادہ غذائیت کا توازن پیدا ہو۔

(نوٹیفکیشن نمبر۔ CE-6/84 مورخہ 15.2.84)

آگے بڑھنے سے پہلے، یہ بتانا ضروری ہے کہ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ درآمد شدہ سامان وٹامن AD-3 (فیڈ گریڈ) کا پری مکس تھا جو دواؤں کے استعمال کے لیے نہیں تھا۔ ایک بار پھر اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وٹامن AD-3 (فیڈ گریڈ) کا مذکورہ پری مکس جانوروں کے چارے کا ضمیمہ ہے۔ یہاں تک کہ ٹریبونل کا اکثریت کا نظریہ بھی اسی بنیاد پر آگے بڑھا۔ لیکن انہوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ جانوروں کے چارے کے ضمیمہ بذات خود 1.11.82 کے نوٹیفیکیشن کے تحت کو الیفاننگ چھوٹ کے لیے 'جانوروں کے چارے' نہیں ہیں۔

اب، سوال یہ ہے کہ کیا 'جانوروں کا چارہ' ضمیمہ 1.11.82 کے استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے تحت آئے گا۔ جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے کہ اسی طرح کے سوال پر بمبئی عدالت عالیہ نے غور کیا اور فاضل جج نے مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا:

"زیر بحث تیاریوں کا استعمال جانوروں کے چارے کی تکمیل کے لیے کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات جانوروں کا کھانا یا پولٹری کا کھانا فروخت ہونے پر پہلے ہی ان وٹامنز سے مضبوط کیا جاتا ہے۔ تاہم، بعض اوقات، کسان یا تو جانوروں کے چارے میں یا پولٹری کے چارے میں الگ سے وٹامن شامل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مصنوعات جانوروں کی خوراک کے غذائی معیار کو مضبوط کرتی ہیں۔ اس طرح، مثال کے طور پر، بورنو یٹا کمپلان جیسی اشیاء بھی دودھ میں غذائی اجزاء کا اضافہ کرتی ہیں۔ لیکن وہ اس وجہ سے نہیں ہیں، دوائیں عام معنوں میں ہر قسم کی غذائیت جسم کو بیماری کے خلاف مضبوط بناتی ہے۔ لیکن اس طرح کی غذائیت کو دوا یا نشہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ ان دونوں مصنوعات کو تجارت میں جانوروں کے چارے کے ضمیمہ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے اور انہیں جانوروں کے چارے کے فراہم کنندگان فروخت کرتے ہیں۔"

اس کے بعد مدعا علیہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہاں تک کہ اگر دونوں مصنوعات ٹیرف آئٹم 68 کے تحت آتی ہیں تو استثنیٰ نوٹیفیکیشن نمبر 55 آف 1975 ان مصنوعات کو نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ مصنوعات جانوروں کی خوراک نہیں ہیں۔ وہ محض جانوروں کی خوراک کے ضمیمہ ہیں۔ اس استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن میں 15 فروری 1984 کے 1984 کے ایک اور نوٹیفیکیشن نمبر 6 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے جس کے نتیجے میں آئٹم "جانوروں کی خوراک بشمول مرکب لائیوسٹاک فیڈ" کو اب "جانوروں کی خوراک بشمول پاؤنڈ لائیوسٹاک فیڈ، جانوروں کی خوراک کے سپلیمنٹس اور جانوروں کی خوراک کے مرکب" کے

ذریعے تبدیل کیا گیا ہے۔ اس نوٹیفیکیشن کے نافذ ہونے کے بعد درخواست کنندگان کو مکمل چھوٹ کا فائدہ دیا گیا ہے۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا اس نوٹیفیکیشن سے پہلے، درخواست کنندگان 1975 کے اصل نوٹیفیکیشن نمبر 55 کے تحت چھوٹ کے حقدار ہیں۔

خود درخواست کنندگان کے معاملے میں یعنی گلیکسولید بارٹریز انڈیا لمیٹڈ بنام ریاست گجرات، جس نے 1979 میں سیلز ٹیکس کے 43 مقدمات، صفحہ 386 میں رپورٹ کیا تھا، گجرات عدالت عالیہ کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا مویشیوں اور پولٹری فیڈ کی تکمیل کے لیے استعمال ہونے والی وٹامن کی کچھ مصنوعات کو گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ، 1969 کے گوشوارہ 1 کے اندراج 21 کے معنی میں "مویشیوں کے چارے" کے طور پر درجہ بند کیا جانا چاہیے یا اس ایکٹ کے گوشوارہ 1 کے اندراج 22 کے معنی میں "پولٹری فیڈ"۔ گجرات عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ "مویشیوں کا کھانا" اور "پولٹری فیڈ" کی اصطلاحات میں نہ صرف وہ کھانا شامل ہونا چاہیے جو گھریلو جانوروں یا پرندوں کو زندگی کی دیکھ بھال کے لیے ایک ضروری راشن کے طور پر فراہم کیا جاتا ہے بلکہ وہ کھانا بھی شامل ہونا چاہیے جو افزائش یا چربی کی دیکھ بھال کی ضروریات اور پیداواری مقاصد جیسے کہ تولیدی عمل، دودھ، انڈے، گوشت وغیرہ کی پیداوار یا کام کی موثر پیداوار کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔ یہی استدلال موجودہ معاملے پر بھی لاگو ہوگا۔ ان مصنوعات کو جانوروں یا مرغیوں کو بھی کھلایا جاتا ہے تاکہ انہیں بہتر غذائیت ملے۔ اس لیے وہ "جانوروں کی خوراک" کے طور پر اہل ہوں گے۔

"جواب دہندگان کی طرف سے یہ پیش کیا گیا کہ اس کے بعد کی ترمیم میں واضح طور پر "جانوروں کے چارے کے ضمیمہ" کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جانوروں کی خوراک کے سپلیمنٹس کو پہلے استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس استدلال کو مسترد کیا جانا چاہیے۔ یہ ترمیم واضح نوعیت کی معلوم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ترمیم میں اب واضح طور پر جانوروں کے چارے کے ارتکاز کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جن کا پہلے واضح طور پر حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جانوروں کی خوراک جانوروں کی خوراک نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مصنوعات جو جانوروں کے چارے کی تکمیل کرتی ہیں اور عام طور پر جانوروں کے چارے میں شامل کی جاتی ہیں، بھی عام اصطلاح "جانوروں کے چارے" کے تحت آتی ہیں۔

ہم بمبئی عدالت عالیہ کے بیان کردہ مذکورہ بالا نظریہ سے متفق ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریونیو کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ ٹریبونل کی طرف سے لیے گئے متضاد نظریے کو اس عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے جسے داخلے کے مرحلے پر محدود طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ داخلے کے مرحلے پر اس برطرفی پر پابند مثال کے طور پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ دونوں نظریات ممکن ہیں، یہ اچھی

طرح سے طے شدہ ہے کہ ٹیکس کے معاملات میں ٹیکس دہندہ کے لیے سازگار کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ ہم نے ٹریبونل کی اقلیت اور اکثریت کے خیالات کو احتیاط بذریعے دیکھا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ شری کے گوپال ہیگڑے، جنہوں نے اس مسئلے کو تیزی سے نمٹا ہے، نے بمبئی اور گجرات ہائی عدالت عالیان کی طرف سے مقرر کردہ تناسب کے ساتھ ساتھ کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز، چندری گڑھ بمقابلہ پنجاب بون ملز (اپیل نمبر 615/85C کے ساتھ E/Cross/64/1988-C) میں خود ٹریبونل کے اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد کے فیصلے کا نوٹس لیا ہے کہ اپیل گزاروں کے ذریعے درآمد شدہ سامان نوٹیفیکیشن نمبر 234/82 کے تحت چھوٹ کے اہل ہیں۔ تاہم، یہ نظریہ اقلیتی نظریہ تھا اور اس لیے، اپیل کنندہ کی طرف سے دعویٰ کردہ استثنیٰ کو مسترد کر دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثریت کا نظریہ اس حقیقت سے متاثر تھا کہ ٹریبونل کا فیصلہ میسرز ایریز ایگرو پیٹ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سنٹرل ایکسائز، بمبئی کے کلکٹر، (1984) 16 ای ایل ٹی 467 کو اسی طرح کا نظریہ رکھتے ہوئے، دیوانی اپیل نمبر 17/84 دائر کر کے چیلنج کیا گیا تھا اور اسے داخلہ کے مرحلے پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ممکنہ طور پر اس کے بعد کے نوٹیفیکیشن نمبر 6/84-C.E مورخہ 15.2.84 کے ذریعے استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن 234/82 میں ترمیم عدالت کے سامنے غور کے لیے نہیں تھی۔ اکثریت کا نظریہ مرکزی استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن میں بعد کی ترمیم کے ساتھ ساتھ ترمیم کے اثر کو بھی نوٹ کرنے میں ناکام رہا جیسا کہ بمبئی عدالت عالیہ نے میسرز گلینڈیا لمیٹڈ کیس میں دیکھا تھا۔ چونکہ ہم پہلے ہی بامبے عدالت عالیہ کے فیصلے کو شدت سے نکال چکے ہیں، اس لیے ہمیں نہیں لگتا کہ اسے دہرانا ضروری ہے۔

اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ متعلقہ استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے تحت رقم کی واپسی کا حقدار ہے۔ تاہم، یہ متعلقہ اتھارٹی کا کام ہے کہ وہ رقم کی واپسی کی درخواستوں پر مزید غور کرے اور اس عدالت کی طرف سے مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا (1997) 89 ای ایل ٹی 247 (ایس سی) میں مقرر کردہ تناسب کی روشنی میں احکامات جاری کرے۔ اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ اے۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے